فتوٰی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للہ الذی جعل الاذان علم الایمان وسبب الامان وسکینۃ الجنان ومنفاۃ الاحزان ومرضاۃ الرحمٰن والصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان علی من رفع اللہ ذکرہ واعظم قدرہ فیذکر من کل خطبۃ واذان وعلی اٰلہ وصحبہ الذاکرین ایاہ مع ذکر مولاہ فی الحیوۃ والموت بالوجدان والفوت وکل حین واٰن واشھد ان لا الٰہ الا اللہ الحنان المنان وان محمدا عبدہ ورسولہ سید الانس والجان صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وعلٰی اٰلہ وصحبہ المرضیین لدیہ ما اذن اذن بصوت اذان قال الفقیر عبد المصطفٰی احمد رضا المحمدی السنی الحنفی القادری البرکاتی البریلوی سقاہ الحبیب من کاس الحبیب عذبا فراتا وجعلہ من الذین ھم اھل الایمان والصلاۃ والاذان احیاء وامواتا اٰمین الٰہ الحق اٰمین

الجواب بعض علمائے دین نے میت کو قبر میں اتارتے وقت اذان کہنے کو سنت فرمایا امام ابن حجر مکی وعلامہ خیر الملۃ والدین رملی استاذ صاحب درمختار علیہم رحمۃ الغفار نے ان کا یہ قول نقل کیا اما المکی ففی فتاواہ وفی شرح العباب واما الرملی ففی حاشیۃ البحر الرائق ومرضی حق یہ ہے کہ اذان مذکور فی السوال کا جواز یقینی ہے ہرگز شرع مطہر سے اس کی ممانعت پر کوئی دلیل نہیں اور جس امر سے شرع منع نہ فرمائے اصلاً ممنوع نہیں ہوسکتا قائلان جواز کے لئے اسی قدر کافی جو مدعی ممانعت ہو دلائل شرعیہ سے اپنا دعوٰی ثابت کرے پھر بھی مقام تبرع میں آکر فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ بدلائل کثیرہ اس کی اصل شرع مطہر سے نکال سکتا ہے جنھیں بقانون مناظرہ اسانید سوال تصور کیجئے فاقول وباللہ التوفیق وبہ الوصول الی ذری التحقیق **دلیل اول** وارد ہے کہ جب بندہ قبر میں رکھا جاتا اور سوال نکیرین ہوتا ہے شیطان رجیم (اللہ عزوجل بصدقہ اپنے محبوب کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کے ہر مسلمان مرد وزن کو حیات وممات میں اس کے شر سے محفوظ رکھے) وہاں بھی خلل انداز ہوتا اور جواب میں بہکاتا ہے والعیاذ بوجہ العزیز الکریم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم امام ترمذی محمد بن علی نوادر الاصول میں امام اجل سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالٰی سے روایت کرتے ہیں ان المیت اذا سئل من ربک تراای لہ الشیطان فیشیر الی نفسہ انی انا ربک فلھذا ورد سوال التثبیت لہ حین یسئل یعنی جب مردے سے سوال ہوتا ہے کہ تیرا رب کون ہے شیطان اس پر ظاہر ہوتا اور اپنی طرف اشارہ کرتا ہے کہ میں تیرا رب ہوں اس لیے حکم آیا کہ میت کے لئے جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا کریں امام

https://www.facebook.com/darahlesunnat

ترمذی فرماتے ہیں ویؤیدہ من الاخبار قول النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عند دفن المیت اللھم اجرہ من الشیطان فلو لم یکن للشیطان ھناک سبیل ما دعا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بذلک یعنی وہ حدیثیں اس کی موید ہیں جن میں وارد کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میت کو دفن کرتے وقت دعا فرماتے الٰہی اسے شیطان سے بچا اگر وہاں شیطان کا کچھ دخل نہ ہوتا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یہ دعا کیوں فرماتے، اور صحیح حدیثوں سے ثابت کہ اذان شیطان کو دفع کرتی ہے صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہما میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا اذن المؤذن ادبر الشیطان ولہ حصاص جب مؤذن اذان کہتا ہے شیطان پیٹھ پھیر کر گوز زناں بھاگتا ہے صحیح مسلم کی حدیث جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے واضح کہ چھتیس میل تک بھاگ جاتا ہے اور خود حدیث میں حکم آیا جب شیطان کا کھٹکا ہو فوراً اذان کہو کہ وہ دفع ہو جائے گا اخرجہ الامام ابو القاسم سلیمٰن بن احمد الطبرانی فی اوسط معاجیمہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ ہم نے اپنے رسالہ نسیم الصبا فی ان الاذان یحول الوبا میں اس مطلب پر بہت احادیث نقل کیں اور جب ثابت ہو لیا کہ وہ وقت عیاذاً باللہ مداخلت شیطان لعین کا ہے اور ارشاد ہوا کہ شیطان اذان سے بھاگتا ہے اور اس میں حکم آیا کہ اس کے دفع کو اذان کہو تو یہ اذان خاص حدیثوں سے مستنبط بلکہ عین ارشاد شارع کے مطابق اور مسلمان بھائی کی عمدہ امداد و اعانت ہوئی جس کی خوبیوں سے قرآن و حدیث مالا مال **دلیل دوم** امام احمد و طبرانی و بیہقی حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی قال لما دفن سعد بن معاذ (زاد فی روایۃ) وسوی علیہ سبح النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وسبح الناس معہ طویلا ثم کبر وکبر الناس ثم قالوا یا رسول اللہ لم سبحت (زاد فی روایۃ) ثم کبرت قال لقد تضایق علی ھذا الرجل الصالح قبرہ حتی فرجہ اللہ تعالٰی عنہ یعنی جب سعد بن معاذ رضی اللہ تعالٰی عنہ دفن ہو چکے اور قبر درست کر دی گئی نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دیر تک سبحٰن اللہ فرماتے رہے اور صحابہ کرام بھی حضور کے ساتھ کہتے رہے پھر حضور اللہ اکبر اللہ اکبر فرماتے رہے اور صحابہ بھی حضور کے ساتھ کہا کیے پھر صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ حضور اول تسبیح پھر تکبیر کیوں فرماتے رہے ارشاد فرمایا اس نیک مرد پر اس کی قبر تنگ ہوئی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالٰی نے وہ تکلیف اس سے دور کی اور قبر کشادہ فرما دی علامہ طیبی شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں ای ما زلت اکبر وتکبرون واسبح وتسبحون حتی فرجہ اللہ یعنی حدیث کے معنی یہ ہیں کہ برابر میں اور تم اللہ اکبر اللہ اکبر سبحٰن اللہ سبحٰن اللہ کہتے رہے یہاں تک

https://www.facebook.com/darahlesunnat

کہ اللہ تعالیٰ نے اُس تنگی سے اُنھیں نجات بخشی **اقول** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور خود اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میت پر آسانی کے لئے بعد دفن کے قبر پر اللہ اکبر اللہ اکبر بار بار فرمایا ہے اور یہی کلمہ مبارکہ اذان میں چھ بار ہے تو عین سنت ہوا غایت یہ کہ اذان میں اس کے ساتھ اور کلمات طیبات زائد ہیں سو اُن کی زیادت نہ معاذ اللہ کچھ مضر نہ اس امر مسنون کے منافی بلکہ زیادہ مفید و مؤید مقصود ہے کہ رحمت الٰہی اتارنے کے لئے ذکر خدا کرنا تھا دیکھو یہ بعینہٖ وہ مسلک نفیس ہے جو در بارہ تلبیہ اجلہ صحابہ عظام مثل حضرت امیر المومنین عمر و حضرت عبد اللہ بن عمر و حضرت عبد اللہ بن مسعود حضرت امام حسن مجتبیٰ وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو ملحوظ ہوا اور ہمارے ائمہ کرام نے اختیار فرمایا ہدایہ میں ہے لا ینبغی ان یخل بشیئ من ھذہ الکلمات لانہ ھو المنقول فلا ینقص عنہ ولو زاد فیھا جاز لان المقصود الثناء واظہار العبودیۃ فلا یمنع من الزیادۃ علیہ اھ ملتقطا یعنی ان کلمات میں کمی نہ چاہیئے کہ یہی نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے منقول ہیں تو اُن سے گھٹائے نہیں اور اگر بڑھائے تو جائز ہے کہ مقصود اللہ تعالےٰ کی تعریف اور اپنی بندگی کا ظاہر کرنا ہے تو اور کلمے زیادہ کرنے سے ممانعت نہیں؛ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے اپنے رسالہ صفائح اللجین فی کون التصافح بکفی الیدین وغیرہا رسائل میں اس مطلب کی قدرے تفصیل کی **دلیل سوم** بالاتفاق سنت اور حدیثوں سے ثابت اور فقہ میں مثبت کہ میت کے پاس حالت نزع میں کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ کہتے رہیں کہ اُسے سُن کر یاد ہو حدیث متواتر میں ہے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لقنوا موتاکم لا الٰہ الا اللہ اپنے مردوں کو لا الٰہ الا اللہ سکھاؤ رواہ احمد ومسلم وابوداود والترمذی والنسائی وابن ماجۃ عن ابی سعید الخدری وابن ماجۃ کمسلم عن ابی ھریرۃ وکالنسائی عن ام المومنین عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اب جو نزع میں ہے وہ مجازاً مردہ ہے اور اُسے کلمۂ اسلام سکھانے کی حاجت کہ بحول اللہ تعالیٰ خاتمہ اسی پاک کلمے پر ہو اور شیطان لعین کے بھلانے میں نہ آئے اور جو دفن ہو چکا حقیقۃً مردہ ہے اور اُسے بھی کلمۂ پاک سکھانے کی حاجت کہ بعون اللہ تعالےٰ جواب یاد ہو جائے اور شیطان رجیم کے بہکانے میں نہ آئے اور بیشک اذان میں یہی کلمہ لا الٰہ الا اللہ تین جگہ موجود بلکہ اُس کے تمام کلمات جواب نکیرین بتاتے ہیں اُن کے سوال تین ہیں من ربک تیرا رب کون ہے ما دینک تیرا دین کیا ہے ما کنت تقول فی ھذا الرجل تو اس مرد یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باب میں کیا اعتقاد رکھتا تھا اب اذان کی ابتدا میں اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لا الٰہ الا اللہ اشھد

https://www.facebook.com/darahlesunnat

ان لا اله الا الله اور آخر میں الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله سوال من ربک کا جواب سکھائیں گے ان کے سننے
سے یاد آئے گا کہ میرا رب اللہ ہے اور اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله
سوال ما کنت تقول فی ھذا الرجل کا جواب تعلیم کریں گے کہ میں انھیں اللہ کا رسول جانتا تھا اور حی علی
الصلوٰۃ حی علی الفلاح جواب ما دینک کی طرف اشارہ کریں گے کہ میرا دین وہ تھا جس میں نماز رکن و ستون
ہے کہ الصلوٰۃ عماد الدین تو بعد دفن اذان دینا عین ارشاد کی تعمیل ہے جو نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حدیث
صحیح متواتر مذکور میں فرمایا اب یہ کلام سماع موتی و تلقین اموات کی طرف منجر ہوگا فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ خاص اس
مسئلہ میں کتاب مبسوط مسمی بحیاۃ الموات فی بیان سماع الاموات تحریر کر چکا جس میں پچھتر حدیثوں اور
پونے چار سو اقوال ائمہ دین و علمائے کاملین و خود بزرگان منکرین سے ثابت کیا کہ مردوں کا سننا دیکھنا
سمجھنا قطعاً حق ہے اور اس پر اہل سنت و جماعت کا اجماع قائم اور اس کا انکار نہ کرے گا مگر غبی جاہل یا
معاند مبطل اور اسی کی چند فصول میں بحث تلقین بھی صاف کر دی یہاں اس کے اعادہ کی حاجت نہیں دلیل
چہارم ابو یعلی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں اطفئوا
الحریق بالتکبیر آگ کو تکبیر سے بجھاؤ ابن عدی حضرت عبد اللہ بن عباس اور وہ اور ابن السنی و ابن عساکر
حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا
رأیتم الحریق فکبروا فانہ یطفئ النار جب آگ دیکھو اللہ اکبر اللہ اکبر کی بکثرت تکرار کرو وہ آگ کو بجھا دیتا
ہے علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں فکبروا ای قولوا الله اکبر الله اکبر وکرروہ کثیرا مولٰنا علی
قاری علیہ الرحمۃ الباری اس حدیث کی شرح میں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس دیر تک اللہ اکبر
اللہ اکبر فرماتے رہے لکھتے ہیں التکبیر علی ھذا الاطفاء الغضب الالٰھی ولذا ورد استحباب التکبیر عند
رؤیۃ الحریق اب یہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہنا غضب الٰہی کے بجھانے کو ہے ولہذا آگ لگی دیکھ کر دیر تک تکبیر
مستحب ٹھہری؛ رسالۃ النجاۃ میں تیرۃ الفقہ سے منقول حکمت در تکبیر آنست بر اہل گورستان کہ رسول علیہ
السلام فرمودہ است اذا رأیتم الحریق فکبروا چوں آتش در جائے افتد و از دست شما بر نیاید کہ بنشانید
تکبیر بگوئید کہ آتش بہ برکت آں تکبیر فرو نشیند چوں عذاب قبر بآتش ست و دست شما بآں نمیرسد تکبیر میباید
گفت تا مرگاں از آتش دوزخ خلاص یابند یہاں سے بھی ثابت کہ قبر مسلم پر تکبیر کہنا فرد سنت ہے تو یہ
اذان بھی قطعاً سنت پر مشتمل اور زیادات مفیدہ کا مانع سنیت نہ ہونا تقریر دلیل دوم سے ظاہر دلیل پنجم

https://www.facebook.com/darahlesunnat

ابن ماجہ و بیہقی سعید بن مسیب سے راوی قال حضرت ابن عمر فی جنازۃ فلما وضعھا فی اللحد قال بسم اللہ
وفی سبیل اللہ فلما اخذ فی تسویۃ اللحد قال اللھم اجرھا من الشیطان ومن عذاب القبر ثم قال
سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ھذا مختصرا یعنی میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی
عنہما کے ساتھ ایک جنازہ میں حاضر ہوا حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے جب اُسے لحد میں رکھا کہا
بسم اللہ و فی سبیل اللہ جب لحد برابر کرنے لگے کہا الٰہی اُسے شیطان سے بچا اور عذاب قبر سے امان دے
پھر فرمایا میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سنا) امام ترمذی حکیم قدس سرہ الکریم
بسند جید عمرو بن مرہ تابعی سے روایت کرتے ہیں کانوا یستحبون اذا وضع المیت فی اللحد ان یقولوا
اللھم اعذہ من الشیطان الرجیم یعنی صحابہ کرام یا تابعین عظام مستحب جانتے تھے کہ جب میت لحد
میں رکھا جائے تو دعا کریں الٰہی اسے شیطان رجیم سے پناہ دے) ابن ابی شیبہ استاذ امام بخاری و
مسلم اپنے مصنف میں خثیمہ سے راوی کانوا یستحبون اذا دفنوا المیت ان یقولوا بسم اللہ وفی سبیل
اللہ وعلٰی ملۃ رسول اللہ اللھم اجرہ من عذاب القبر وعذاب النار ومن شر الشیطان الرجیم مستحب
جانتے تھے کہ جب میت کو دفن کریں یوں کہیں اللہ کے نام سے اور اللہ کی راہ میں اور رسول اللہ صلی
اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ملت پر الٰہی اسے عذاب قبر و عذاب دوزخ اور شیطان ملعون کے شر سے پناہ بخش)
ان حدیثوں سے جس طرح یہ ثابت ہوا کہ اُس وقت عیاذًا باللہ شیطان رجیم کا دخل ہوتا ہے یوں ہی یہ
بھی واضح ہوا کہ اُس کے دفع کی تدبیر سنت ہے کہ دعا نہیں مگر ایک تدبیر اور احادیث سابقہ دلیل
اول سے واضح کہ اذان دفع شیطان کی ایک عمدہ تدبیر ہے تو یہ بھی مقصود شارع کے مطابق اور اپنی
نظیر شرعی سے موافق ہوئی **دلیل ششم** ابوداؤد و حاکم و بیہقی امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ
تعالٰی عنہ سے راوی کان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اذا فرغ من دفن المیت وقف علیہ قال
استغفروا لاخیکم وسلوا لہ بالتثبت فانہ الان یسأل یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب دفن
میت سے فارغ ہوتے قبر پر وقوف فرماتے اور ارشاد کرتے اپنے بھائی کیلئے استغفار کرو اور اس کیلئے
جواب نکیرین میں ثابت قدم رہنے کی دعا مانگو کہ اب اس سے سوال ہوگا) سعید بن منصور اپنے سنن میں
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم
یقف علی القبر بعد ما سوی علیہ فیقول اللھم نزل بک صاحبنا وخلف الدنیا خلف ظہرہ

https://www.facebook.com/darahlesunnat

اللھم ثبت عند المسئلۃ نطقہ ولا تبتلہ فی قبرہ بما لا طاقۃ لہ بہ یعنی جب مردہ دفن ہوکر قبر درست ہو جاتی حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبر پر کھڑے ہوکر دعا کرتے الٰہی ہمارا ساتھی تیرا مہمان ہوا اور دنیا اپنے پس پشت چھوڑ آیا الٰہی سوال کے وقت اس کی زبان درست رکھ اور قبر میں اس پر وہ بلا نہ ڈال جس کی اسے طاقت نہ ہو ان حدیثوں اور احادیث دلیل پنجم وغیرہ سے ثابت کہ دفن کے بعد دعا سنت ہے امام محمد بن علی حکیم ترمذی قدس سرہ الشریف دعا بعد دفن کی حکمت میں فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ بجماعت مسلمین ایک لشکر تھا کہ آستانہ شاہی پر میت کی شفاعت و عذر خواہی کیلئے حاضر ہوا اور اب قبر پر کھڑے ہوکر دعا یہ اس لشکر کی مدد ہے کہ یہ وقت میت کی مشغولی کا ہے کہ اسے اس نئی جگہ کا ہول اور نکیرین کا سوال پیش آنے والا ہے نقلہ المولیٰ جلال الملۃ والدین السیوطی رحمہ اللہ تعالےٰ فی شرح الصدور اور میں گمان نہیں کرتا کہ یہاں استحباب دعا کا عالم میں کوئی عالم منکر ہو امام آجری فرماتے ہیں یستحب الوقوف بعد الدفن قلیلاً والدعاء للمیت مستحب ہے کہ دفن کے بعد کچھ دیر کھڑے رہیں اور میت کے لئے دعا کریں) اسی طرح اذکار امام نووی وجوہرہ نیرہ و درمختار وفتاوی علمگیری وغیرہا اسفار میں ہے طرفہ یہ کہ امام ثانی منکرین یعنی مولوی اسحٰق صاحب دہلوی نے مائۃ مسائل میں اسی سوال کے جواب میں کہ بعد دفن قبر پر اذان کیسی ہے فتح القدیر و بحر الرائق و نہر الفائق وفتاوی عالمگیریہ سے نقل کیا کہ قبر کے پاس کھڑے ہوکر دعا سنت سے ثابت ہے اور براہ بزرگی اتنا نہ جانا کہ اذان خود دعا بلکہ بہترین دعا سے ہے کہ وہ ذکر الٰہی ہے اور ہر ذکر الٰہی دعا تو وہ بھی اسی سنت ثابتہ کی ایک فرد ہوئی پھر سنیت مطلق سے کراہت فرد پر استدلال عجب تماشا ہے مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں کل دعاء ذکر وکل ذکر دعاء ہر دعا ذکر ہے اور ہر ذکر دعا ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں افضل الدعاء الحمد للہ سب دعاؤں سے افضل دعا الحمد للہ ہے اخرجہ الترمذی وحسنہ والنسائی وابن حبان والحاکم وصححہ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما صحیحین میں ہے ایک سفر میں لوگوں نے بآواز بلند اللہ اکبر اللہ اکبر کہنا شروع کیا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو اپنی جانوں پر نرمی کرو انکم لا تدعون اصم ولا غائبا انکم تدعون سمیعا بصیرا تم کسی بہرے یا غائب سے دعا نہیں کرتے سمیع بصیر سے دعا کرتے ہو دیکھو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور خاص کلمہ اللہ اکبر کو دعا فرمایا تو اذان کے بھی ایک دعا اور فرد مسنون ہونے میں کیا شک رہا دلیل ہفتم یہ تو واضح ہو لیا کہ بعد دفن میت کے لئے دعا سنت ہے اور علما

https://www.facebook.com/darahlesunnat

فرماتے ہیں آداب دعا سے ہے کہ اُس سے پہلے کوئی عمل صالح کرے امام شمس الدین محمد بن الجزری کی حصن حصین شریف میں ہے "اداب الدعاء منہا تقدیم عمل صالح وذکرہ عند الشدۃ مت د علامہ قاری حرز ثمین میں فرماتے ہیں یہ ادب حدیث ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہ ابو داؤد ترمذی و نسائی و ابن حبان نے روایت کی ثابت ہے اور شک نہیں کہ اذان بھی عمل صالح ہے تو دعا پر اُس کی تقدیم مطابق مقصود و سنت ہوئی **دلیل ہشتم** رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں ثنتان لا تردان الدعاء عند النداء وعند البأس دو دعائیں رد نہیں ہوتیں ایک اذان کے وقت اور ایک جہاد میں جب کفار سے لڑائی شروع ہو اخرجہ ابو داؤد وابن حبان والحاکم بسند صحیح عن سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالٰی عنہ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اذا نادی المنادی فتحت ابواب السماء واستجیب الدعاء جب اذان دینے والا اذان دیتا ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے اخرجہ ابو یعلی والحاکم عن ابی امامۃ الباھلی وابو داود والطیالسی وابو یعلی والضیاء فی المختارۃ بسند حسن عن انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہما ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ اذان اسباب اجابت دعا سے ہے اور یہاں دعا شارع جل وعلا کو مقصود تو اُس کے اسباب اجابت کی تحصیل قطعاً محمود **دلیل نہم** حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں یغفر للمؤذن منتہی اذانہ ویستغفر لہ کل رطب ویابس سمعہ اذان کی آواز جہاں تک جاتی ہے موذن کے لئے اتنی ہی وسیع مغفرت آتی ہے اور جس تر و خشک چیز کو اس کی آواز پہنچتی ہے اذان دینے والے کیلئے استغفار کرتی ہے اخرجہ الامام احمد بسند صحیح واللفظ لہ والبزار والطبرانی فی الکبیر عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما ونحوہ عند احمد وابی داؤد والنسائی وابن ماجۃ وابن خزیمۃ وابن حبان من حدیث ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ وصدرہ عند احمد والنسائی بسند حسن جید عن البراء بن عازب والطبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ ولہ فی الاوسط عن انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہم یہ پانچ حدیثیں ارشاد فرماتی ہیں کہ اذان باعث مغفرت ہے اور بے شک مغفور کی دعا زیادہ قابل قبول واقرب باجابت ہے اور خود حدیث میں وارد کہ مغفور سے دعا منگوانی چاہیئے امام احمد مسند میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا لقیت الحاج فسلم علیہ وصافحہ ومرہ ان یستغفر لک قبل ان یدخل بیتہ فانہ مغفور لہ جب تو حاجی سے ملے اُسے سلام کر اور مصافحہ کر اور قبل اس کے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو اُس سے اپنے لئے استغفار کرا

https://www.facebook.com/darahlesunnat

کرا کہ وہ مغفور ہے) پس اگر اہل اسلام بعد دفن میت اپنے میں کسی بندہ صالح سے اذان کہلوائیں تاکہ بحکم احادیث صحیحہ ان شاء اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی مغفرت ہو پھر میت کیلئے دعا کرے کہ مغفور کی دعا میں زیادہ رجائے اجابت ہو تو کیا گناہ ہوا بلکہ عین مقاصد شرع سے مطابق ہوا **دلیل دہم** اذان ذکر الٰہی اور ذکر الٰہی دافع عذاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما من شیئ انجی من عذاب اللہ من ذکر اللہ کوئی چیز ذکر خدا سے زیادہ عذاب خدا سے نجات بخشنے والی نہیں رواہ الامام احمد عن معاذ بن جبل وابن ابی الدنیا والبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور خود اذان کی نسبت وارد جہاں کہی جاتی ہے وہ جگہ اس دن عذاب سے مامون ہو جاتی ہے طبرانی معاجیم ثلثہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا اذن فی قریۃ امنہا اللہ من عذابہ فی ذلک الیوم وشاہدہ عندہ فی الکبیر من حدیث معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بے شک اپنے بھائی مسلمان کیلئے ایسا عمل کرنا جو عذاب سے منجی ہو شارع جل وعلا کو محبوب و مرغوب مولانا علی قاری رحمہ الباری شرح عین العلم میں قبر کے پاس قرآن پڑھنے اور تسبیح و دعائے رحمت و مغفرت کرنے کی وصیت فرما کر لکھتے ہیں فان الذکر کلہا نافعۃ لہ فی تلک الدار (کہ ذکر جس قدر ہیں سب میت کو قبر میں نفع بخشتے ہیں) امام بدر الدین محمود عینی شرح صحیح بخاری میں زیر باب موعظۃ المحدث عند القبر فرماتے ہیں مصلحۃ المیت ان یجتمعوا عندہ لقراءۃ القرآن والذکر فان المیت ینتفع بہ میت کیلئے اس میں مصلحت ہے کہ مسلمان اس کی قبر کے پاس جمع ہو قرآن پڑھیں ذکر کریں کہ میت کو اس سے نفع ہوتا ہے یا رب مگر اذان ذکر محبوب نہیں یا مسلمان بھائی کو نفع ملنا شرعاً مرغوب نہیں **دلیل یازدہم** اذان ذکر مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اور ذکر مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باعث نزول رحمت **اولاً** حضور کا ذکر عین ذکر خدا ہے امام ابن عطا پھر امام قاضی عیاض وغیرہما ائمہ کرام تفسیر قولہ تعالیٰ ورفعنا لک ذکرک میں فرماتے ہیں جعلتک ذکرا من ذکری فمن ذکرک فقد ذکرنی میں نے تمہیں اپنی یاد میں سے ایک یاد کیا جو تمہارا ذکر کرے وہ میرا ذکر کرتا ہے اور ذکر الٰہی بلاشبہ رحمت اترنے کا باعث سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحیح حدیث میں ذکر کرنے والوں کی نسبت فرماتے ہیں حفتہم الملئکۃ وغشیتہم الرحمۃ ونزلت علیہم السکینۃ انہیں ملائکہ گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ اور چین اترتا ہے رواہ مسلم والترمذی عن ابی ہریرۃ وابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما **ثانیاً** ہر محبوب خدا کا ذکر محل نزول رحمت ہے امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں عند

https://www.facebook.com/darahlesunnat

ذکر الصلحین تنزل الرحمۃ نیکوں کے ذکر کے وقت رحمت الٰہی اترتی ہے) ابوجعفر بن حمدان نے ابوعمرو بن نجید سے اسے بیان کر کے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راس الصلحین تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو سب صالحین کے سردار ہیں) پس بلا شبہہ جہاں اذان ہوگی رحمت الٰہی اترے گی اور بھائی مسلمان کیلئے وہ فعل جو باعث نزول رحمت ہو شرع کو پسند ہے نہ کہ ممنوع **دلیل دوازدہم** خود ظاہر اور حدیثوں سے بھی ثابت کہ مردے کو اس نئے مکان تنگ و تار میں سخت وحشت اور گھبراہٹ ہوتی ہے الا ما رحم ربی ان ربی غفور رحیم اور اذان دافع وحشت و باعث اطمینان خاطر ہے کہ وہ ذکر خدا ہے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب سن لو خدا کے ذکر سے چین پاتے ہیں دل) ابونعیم و ابن عساکر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سرور عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں نزل ادم بالهند واستوحش فنزل جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام فنادی بالاذان الحدیث جب آدم علیہ الصلاۃ والسلام جنت سے ہندوستان میں اترے انھیں گھبراہٹ ہوئی تو جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام نے اتر کر اذان دی) پھر ہم اس غریب کی تسکین خاطر و دفع توحش کو اذان دیں تو کیا برا کریں حاشا بلکہ مسلمان خصوصاً ایسے بیکس کی اعانت حضرت حق عزوجل کو نہایت پسند حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے جب تک بندہ اپنے بھائی مسلمانوں کی مدد میں ہے رواہ مسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ والحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من کان فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ ومن فرج عن مسلم کربۃ فرج اللہ عنہ بھا کربۃ من کرب یوم القیمۃ جو اپنے بھائی مسلمان کے کام میں ہو اللہ تعالیٰ اسکی حاجت روائی میں ہو اور جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے اللہ تعالیٰ اس کے عوض قیامت کی مصیبتوں سے ایک مصیبت اُس پر سے دور فرمائی رواہ الشیخان وابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما **دلیل سیزدہم** مسند الفردوس میں حضرت جناب امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی قال رانی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حزینا فقال یا ابن ابی طالب انی اراک حزینا فمر بعض اھلک یؤذن فی اذنک فانہ درء للھم یعنی مجھے حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غمگین دیکھا ارشاد فرمایا اے علی میں تجھے غمگین پاتا ہوں اپنے کسی گھر والے سے کہہ کہ تیرے کان میں اذان کہے اذان غم و پریشانی کی دافع ہے) مولیٰ علی اور مولیٰ علی تک جس قدر

https://www.facebook.com/darahlesunnat

اس حدیث کے راوی ہیں سب نے فرمایا فجربتہ فوجدتہ کذالک ہم نے اسے تجربہ کیا تو ایسا ہی پایا ذکرہ ابن حجر کما فی المرقاۃ اور خود معلوم اور حدیثوں سے بھی ثابت کہ میت اس وقت کیسے حزن وغم کی حالت میں ہوتا ہے مگر وہ عباد اللہ اکابر اولیاء اللہ جو مرگ کو دیکھ کر مرحبا بحبیب جاء علی فاقۃ فرماتے ہیں تو اسکے دفع غم والم کیلئے اگر اذان سنائی جائے کیا محذور شرعی لازم آئے حاشا للہ بلکہ مسلمان کا دل خوش کرنے کی برابر اللہ عزوجل کو فرائض کے بعد کوئی عمل محبوب نہیں طبرانی معجم کبیر ومعجم اوسط میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان احب الاعمال الی اللہ تعالیٰ بعد الفرائض ادخال السرور علی المسلم بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرضوں کے بعد سب اعمال سے زیادہ مسلمان کا خوش کرنا ہے انہیں دونوں میں حضرت امام ابن الامام سیدنا حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان من موجبات المغفرۃ ادخالک السرور علی اخیک المسلم بے شک موجبات مغفرت سے ہے تیرا اپنے بھائی مسلمان کو خوش کرنا **دلیل چہاردھم** قال اللہ تعالیٰ یایہا الذین اٰمنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا اے ایمان والو اللہ کا ذکر کرو بکثرت ذکر کرنا حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اکثروا ذکر اللہ حتی یقولوا مجنون اللہ کا ذکر اس درجہ ذکر بکثرت کرو کہ لوگ مجنون بتائیں اخرجہ احمد وابو یعلی وابن حبان والحاکم والبیہقی عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ صححہ الحاکم وحسنہ الحافظ ابن حجر اور فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذکر اللہ عند کل حجر و شجر ہر سنگ و شجر کے پاس اللہ کا ذکر کر اخرجہ الامام احمد فی کتاب الزھد والطبرانی فی الکبیر عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں لم یفرض اللہ علی عبادہ فریضۃ الا جعل لہا حدا معلوما ثم عذر اھلہا فی حال العذر غیر الذکر فانہ لم یجعل لہ حدا ینتھی الیہ ولم یعذر احدا فی ترکہ الا مغلوبا علی عقلہ وامرھم بہ فی الاحوال کلہا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کوئی فرض مقرر نہ فرمایا مگر یہ کہ اس کیلئے ایک حد معین کردی پھر عذر کی حالت میں لوگوں کو اس سے معذور رکھا سوا ذکر کے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے کوئی حد نہ رکھی جس پر انتہا ہو اور نہ کسی کو اس کے ترک میں معذور رکھا مگر وہ جس کی عقل سلامت نہ رہے اور بندوں کو تمام احوال میں ذکر کا حکم دیا) ان کے شاگرد امام مجاہد فرماتے ہیں الذکر الکثیر ان لا ینتھی ابدا ذکر کثیر یہ ہے کہ کبھی ختم نہ ہو ذکرہ کما فی المعالم وغیرہا تو ذکر الٰہی ہمیشہ ہر جگہ محبوب و مرغوب و مطلوب و مندوب ہے جس سے ہرگز ممانعت نہیں ہو سکتی جب تک کسی خصوصیت خاصہ میں کوئی نہی شرعی نہ آئی ہو اور اذان بھی قطعاً ذکر خدا

https://www.facebook.com/darahlesunnat

ہے پھر خدا جانے کہ ذکرِ خدا سے ممانعت کی وجہ کیا ہے ہمیں حکم ہے کہ ہر سنگ و درخت کے پاس ذکرِ الٰہی کریں قبرِ مومن کس پتھر کیا اسکے حکم سے خارج ہیں خصوصاً بعد دفن ذکرِ خدا کرنا تو خود حدیثوں سے ثابت اور تصریحِ ائمۂ دین مستحب ولہٰذا امام اجل ابوسلیمان خطابی دربارۂ تلقین فرماتے ہیں لانجد له حديثا مشهورا ولا باس به اذ ليس فيه الا ذكر الله تعالٰى وكل ذلك حسن ہم اس میں کوئی حدیث مشہور نہیں پاتے اور اس میں کچھ مضائقہ نہیں کہ اس میں نہیں ہے مگر خدا کا ذکر اور یہ سب کچھ محمود ہے **دلیل پانزدہم** امام اجل ابوزکریا نووی شارح صحیح مسلم کتاب الاذکار میں فرماتے ہیں يستحب ان يقعد عند القبر بعد الفراغ ساعة قدر ما ينحر جزور و يقسم لحمه ويشتغل القاعدون بتلاوة القرآن والدعاء للميت والوعظ والحكايات لاهل الخير والصالحين مستحب ہے کہ دفن سے فارغ ہو کر ایک ساعت قبر کے پاس بیٹھیں اتنی دیر کہ ایک اونٹ ذبح کیا جائے اور اس کا گوشت تقسیم ہو اور بیٹھنے والے قرآن مجید کی تلاوت اور میت کیلئے دعا اور وعظ و نصیحت اور نیک بندوں کے ذکر و حکایت میں مشغول رہیں) شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ لمعات شرح مشکوٰۃ میں زیر حدیث امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کہ فقیر نے دلیل ششم میں ذکر کی فرماتے ہیں قد سمعت عن بعض العلماء انه يستحب ذكر مسئلة من المسائل الفقهية (یعنی تحقیق میں نے بعض علما سے سنا کہ دفن کے بعد قبر کے پاس کسی مسئلہ فقہ کا ذکر مستحب ہے) اشعۃ اللمعات شرح فارسی مشکوٰۃ میں اسکی وجہ فرماتے ہیں کہ باعث نزول رحمت ست اور فرماتے ہیں مناسب حال ذکر مسئلہ فرائض ست اور فرماتے ہیں اگر ختم قرآن کنند اولٰی و افضل باشد جب علمائے کرام نے حکایات اہل خیر و تذکرۂ صالحین و ختم قرآن و بیان مسئلہ فقہیہ و ذکر فرائض کو مستحب ٹھہرایا حالانکہ ان میں بالخصوص کوئی حدیث وارد نہیں بلکہ وجہ صرف وہی کہ میت کو نزول رحمت کی حاجت اور ان امور میں نزول رحمت تو اذان کہ بشہادت احادیث موجب نزول رحمت و دفع عذاب ہے کیونکر جائز و مستحب نہ ہوگی بحمد اللہ یہ پندرہ دلیلیں ہیں کہ چند ساعت میں فیض قدیر سے قلب فقیر پر فائض ہوئیں ناظر منصف جانے گا کہ ان میں اکثر تو محض استخراج فقیر ہیں اور باقی کے بعض مقدمات اگرچہ بعض اجلہ اہل سنت و جماعت رحمہم اللہ تعالٰی کے کلام میں مذکور مگر فقیر غفر اللہ تعالٰی نے تکمیل ترتیب و تسہیل تقریب سے ہر مقدمہ منفردہ کو

ف بحمد اللہ تعالٰی ان دلائل جلائل نے کالشمس فی وسط السماء واضح کر دیا کہ اس اذان کا جواز بلکہ استحباب یقینی بلکہ بنظر عمومات شرع بوجوہ کثیرہ دنی سنت ہے شاید وہ بعض علما جنھوں نے اسکے سنت ہونیکی تصریح فرمائی جن کا قول امام ابن حجر مکی و علامہ خیر رملی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم نے نقل کیا یہی معنے مراد لیتے ہیں کہ فرداً سنت داخل اتنا مناسب کہ کبھو کبھی ترک بھی کریں اگر اوہام عوام سنیت ثانی کی طرف جاتے سمجھیں واللہ تعالٰی اعلم ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالٰی

https://www.facebook.com/darahlesunnat

دلیل کامل اور ہر مذکور ضمنی کو مقصود مستقل کردیا والحمد للہ رب العلمین بانیہم ع لاشک ان الفضل للمتقدم ۔ ہم پر اُن اکابر کا شکر واجب جنہوں نے اپنی تلاش وکوشش سے بہت کچھ متفرق کو یکجا کیا اور اس دشوار کام کو ہم پر آسان کردیا جزاہم اللہ عنا وعن الاسلام والسنۃ خیر جزاء وشکر مساعیہم الجمیلۃ فی حمایۃ الملۃ الغراء ونکایۃ الفتنۃ العوراء وھنأ ھم بفضل رسول نبی علی حمید رضی یوم القضاء وصلی اللہ تعالٰی علیہ سیدنا ومولٰنا محمد وآلہ وصحبہ الاطائب الکرماء آمین۔ **تنبیہات جلیلہ** تنبیہ اول) ہمارے کلام پر مطلع ہونے والا عظمت رحمت الٰہی پر نظر کرے کہ اذان میں ان شاء اللہ الرحمٰن اس میت اور ان احیاء کیلئے کتنے منافع ہیں سات فائدہ میت کیلئے (۱) بحولہٖ تعالٰی شیطان رجیم کے شر سے پناہ (۲) بدولت تکبیر عذاب نار سے امان (۳) جواب سوالات کا یاد آجانا (۴) ذکر اذان کے باعث عذاب قبر سے نجات پانا (۵) بہ برکت ذکر مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نزول رحمت (۶) بدولت اذان دفع وحشت (۷) زوال غم و حصول سرور وفرحت اور پندرہ احیاء کیلئے سات تو یہی سات منافع اپنے بھائی مسلمان کو پہنچانا کہ ہر نفع رسانی جدا حسنہ ہے اور ہر حسنہ کم سے کم دس نیکیاں پھر نفع رسانی مسلم کی منفعتیں خدا ہی جانتا ہے (۸) میت کیلئے تدبیر دفع شیطان سے اتباع سنت (۹) تدبیر آسانی جواب سے اتباع سنت (۱۰) دعا عند القبر سے اتباع سنت (۱۱) بقصد نفع میت قبر کے پاس تکبیریں کہکر اتباع سنت (۱۲) مطلق ذکر کے فوائد ملنا جن سے قرآن وحدیث مالا مال (۱۳) ذکر مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سبب رحمتیں پانا (۱۴) مطلق دعا کے فضائل ہاتھ آنا جسے حدیث میں مغز عبادت فرمایا (۱۵) مطلق اذان کے برکات ملنا جنہیں منتہائے آواز تک مغفرت اور ہر تر وخشک کی استغفار وشہادت اور دلوں کو صبر وسکون وراحت ہے اور لطف یہ کہ اذان میں اصل کلمے سات ہی ہیں اللہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ اور مکررات کو گنیے تو پندرہ ہوتے ہیں میت کیلئے وہ سات فائدے اور احیاء کیلئے پندرہ انھیں سات اور پندرہ کے برکات ہیں والحمد للہ رب العلمین تعجب کرتا ہوں کہ حضرات مانعین نے میت واحیاء کو ان فوائد جلیلہ سے محروم رکھنے میں کیا نفع سمجھا ہے ہمیں تو مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعہ تم میں جس سے ہوسکے کہ اپنے بھائی مسلمان کو نفع پہنچائے تو لازم ومناسب ہے کہ پہنچائے رواہ احمد ومسلم عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما پھر ندا جانے اس اجازت کلی کے بعد جب تک خاص جزئیہ کی شرع میں نہی نہ ہو ممانعت کہاں سے

https://www.facebook.com/darahlesunnat

کی جاتی ہے واللہ الموافق **تنبیہ دوم** حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں نیۃ المؤمن خیر من عملہ مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے رواہ البیہقی عن انس والطبرانی فی الکبیر عن سہل بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہما اور بیشک جو علم نیت جانتا ہے ایک ایک فعل کو اپنے لئے کئی کئی نیکیاں کر سکتا ہے مثلاً جب نماز کیلئے مسجد کو چلا اور صرف یہی قصد ہے کہ نماز پڑھوں گا تو بیشک اس کا یہ چلنا محمود ہر قدم پر ایک نیکی لکھینگے اور دوسرے پر گناہ محو کریں گے مگر عالم نیت اس ایک ہی فعل میں اتنی نیتیں کر سکتا ہے (۱) اصل مقصود یعنی نماز کو جاتا ہوں (۲) خانہ خدا کی زیارت کرونگا (۳) شعار اسلام ظاہر کرتا ہوں (۴) داعی اللہ کی اجابت کرتا ہوں (۵) تحیۃ المسجد پڑھنے جاتا ہوں (۶) مسجد سے خس وخاشاک وغیرہ دور کرونگا (۷) اعتکاف کرنے جاتا ہوں کہ مذہب مفتی بہ پر اعتکاف کیلئے روزہ شرط نہیں اور ایک ساعت کا بھی ہو سکتا ہے جب سے داخل ہو باہر آنے تک اعتکاف کی نیت کرلے انتظار نماز وادائے نماز کے ساتھ اعتکاف کا بھی ثواب پائے گا (۸) امر الٰہی خذوا زینتکم عند کل مسجد کے امتثال کو جاتا ہوں (۹) جو وہاں علم والا ملے گا اوس سے مسائل پوچھونگا دین کی باتیں سیکھونگا (۱۰) جاہلوں کو مسئلہ بتاونگا دین سکھاؤنگا (۱۱) جو علم میں میری برابر ہوگا اس سے علم کی تکرار کرونگا (۱۲) علماء کی زیارت (۱۳) نیک مسلمانوں کا دیدار (۱۴) دوستوں سے ملاقات (۱۵) مسلمانوں سے میل (۱۶) جو رشتہ دار ملیں گے ان سے بکشادہ پیشانی مل کر صلۂ رحم (۱۷) اہل اسلام کو سلام (۱۸) مسلمانوں سے مصافحہ کرونگا (۱۹) ان کے سلام کا جواب دونگا (۲۰) نماز جماعت میں مسلمانوں کی برکتیں حاصل کرونگا (۲۱ و ۲۲) مسجد میں جاتے نکلتے حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر سلام عرض کروں گا۔ بسم اللہ الحمد للہ والسلام علٰی رسول اللہ (۲۳ و ۲۴) دخول وخروج میں حضور وآل حضور وازواج حضور پر درود بھیجونگا کہ اللھم صل علٰی سیدنا محمد وعلٰی اٰل سیدنا محمد وعلٰی ازواج سیدنا محمد (۲۵) بیمار کی مزاج پرسی کرونگا (۲۶) اگر کوئی غمی والا ملا تعزیت کرونگا (۲۷) جس مسلمان کو چھینک آئی اور اس نے الحمد للہ کہا اوسے یرحمک اللہ کہونگا (۲۸ و ۲۹) امر المعروف ونہی عن المنکر کرونگا (۳۰) نمازیوں کے وضو کو پانی دونگا (۳۱ و ۳۲) خود مؤذن ہے یا مسجد میں کوئی مقرر نہیں تو نیت کرے کہ اذان واقامت کہونگا اب اگر یہ کہنے نہ پایا دوسرے نے کہہ دی تاہم اپنی نیت پر اذان واقامت کا ثواب پاچکا فقد وقع اجرہ علی اللہ (۳۳) جو راہ بھولا ہوگا راستہ بتاونگا (۳۴) اندھے کی دستگیری کرونگا (۳۵) جنازہ ملا تو نماز پڑھونگا (۳۶) موقع پایا تو ساتھ دفن تک جاونگا (۳۷) دو مسلمانوں میں نزاع ہوئی تو حتی الوسع صلح کراونگا (۳۸ و ۳۹)

https://www.facebook.com/darahlesunnat

مسجد میں جاتے وقت دہنے اور نکلتے وقت بائیں پاؤں کی تقدیم سے اتباعِ سنت کرونگا (۲۸)[۱] راہ میں جو لکھا ہوا کاغذ پاؤنگا اٹھا کر ادب سے رکھ دونگا الٰی غیر ذلک من نیات کثیرۃ تو دیکھئے کہ جو ان ارادوں کے ساتھ گھر سے مسجد کو چلا وہ صرف حسنۂ نماز کیلئے نہیں جاتا بلکہ ان چالیس حسنات کے لئے جاتا ہے تو گویا اوسکا یہ چلنا چالیس طرف چلنا ہے اور ہر قدم چالیس قدم پہلے اگر ہر قدم ایک نیکی تھا اب چالیس نیکیاں ہوگا اسیطرح قبر پر اذان دینے والے کو چاہیئے کہ ان پندرہ نیتوں کا تفصیلی قصد کرے تاکہ ہر نیت پر جداگانہ ثواب پائے اور انکے ساتھ یہ بھی ارادہ ہو کہ مجھے میت کیلئے دعا کا حکم ہے اُس کی اجابت کا سبب حاصل کرتا ہوں اور نیز اُس سے پہلے عمل صالح کی تقدیم چاہیئے یہ ادب دعا بجالاتا ہوں الٰی غیر ذلک مما یستخرجہ العارف النبیل واللہ الہادی الٰی سواء السبیل بہت لوگ اذان تو دیتے ہیں مگر ان منافع و نیات سے غافل ہیں وہ جو کچھ نیت کرتے ہیں اُسیقدر پائیں گے فانما الاعمال بالنیات وانما لکل امرئ ما نوی **تنبیہ سوم** جہال منکرین یہاں اعتراض کرتے ہیں کہ اذان تو اعلام نماز کیلئے ہے یہاں کونسی نماز ہوگی جسکے لئے اذان کہی جاتی ہے مگر یہ اُن کی جہالت انھیں کو زیب دیتی ہے وہ نہیں جانتے کہ اذان میں کیا کیا اغراض و منافع ہیں اور شرع مطہر نے نماز کے سوا کن کن مواضع میں اذان مستحب فرمائی ہے ازانجملہ گوش مغموم میں اور دفع وحشت کو کہنا تو یہیں گزرا اور بچے کے کان[۲] میں اذان دینا سنا ہی ہوگا اونکے سوا اور بہت مواقع ہیں جنکی تفصیل ہمنے اپنے رسالہ نسیم الصبا میں ذکر کی **تنبیہ چہارم** شرع مطہر کی اصل کلی ہے کہ جو امر مقاصد شرع سے مطابق ہو محمود ہے اور جو مخالف ہو مردود اور حکم مطلق اس کے تمام افراد میں جاری و ساری جب تک کسی خاص خصوصیت سے نہی شرعی وارد نہ ہو تو بعد ثبوت حسن مطلق حسن مقید پر کسی دلیل کی حاجت نہیں بلکہ حسن مطلق ہی اُسپر دلیل قاطع اور بقاعدہ مناظرہ اثبات ممانعت ذمہ مانع معہذا اصل اشیا میں اباحت تو قائل جواز مستمسک باصل ہے کہ اصلاً دلیل کی حاجت نہیں رکھتا اجازت خصوصیت کو اجازت خاصہ وارد ہونے پر موقوف جاننا اور منع خصوصیت کے لئے منع خاص وارد ہونیکی ضرورت نہ ماننا صرف تحکم و زبردستی

[۱] یہ چالیس تیس ہیں جن میں چھبیس علما نے ارشاد فرمائیں اور چودہ فقیر نے بڑھائیں جن کے ہندسوں پر خط کھینچے ہیں ۱۲ منہ

[۲] بعض احمق جاہل گوش مولود کی اذان سے یہ جواب دیتے ہیں کہ اس اذان کی نماز تو بعد موت مولود ہوتی ہے یعنی نماز جنازہ یہ اذان جو قبر پر کہو گے اس کی نماز کہاں ہے اذان گوش مولود کو نماز جنازہ کی اذان بتانا جیسی جہالت ناشستہ ہے خود ظاہر ہے مگر اونکا جواب ترکی بہ ترکی یہ ہے کہ نماز جنازہ جسطرح صرف قیام سے ہوتی ہے جو ادنے افعال نماز ہے ایک نماز روز محشر شریف کو ہے جو سجدہ کی جو اعلٰی افعال نماز ہے جس دن کشف ساق ہوگا اور مسلمان سجدہ میں گر پڑینگے منافق سجدہ نہ کرسکینگے جس کا بیان قرآن عظیم سورہ ن شریف میں ہے قبر کی اذان اس نماز کی اذان ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالٰی

https://www.facebook.com/darahlesunnat

ہی نہیں بلکہ دائرہ عقل ونقل سے خروج اور مطمورہ سفہ وجہل میں کامل ولوج ہے علمائے سنت شکر اللہ تعالٰی مساعیہم الجمیلہ ان سب مباحث کو اعلٰی درجہ پر طے فرما چکے۔ ان تمام اصول جلیلہ رضیہ و دیگر قواعد نافعہ بدیعہ کی تنقیح بالغ وتحقیق بازغ حضرت ختام المحققین امام المدققین حجۃ اللہ فی الارضین معجزۃ من معجزات سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلٰی آلہ واصحابہ اجمعین سید العلماء سند الکملاء تاج الافاضل سراج الاماثل حضرت والد ماجد قدس اللہ سرہ وزرقنا برہ نے کتاب مستطاب اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد و کتاب اذاقۃ الاثام لمانعی عمل المولد والقیام وغیرہا میں افادہ فرمائی اور فقیر نے بھی بقدر حاجت اپنے رسالہ اقامۃ القیامۃ علٰی طاعن القیام لنبی تہامہ ورسالہ منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین ورسالہ نسیم الصبا فی ان الاذان یحول الوبا وغیرہا تصانیف میں ذکر کی یہاں ان مباحث کے ایراد سے تطویل کی ضرورت نہیں حضرات مخالفین باآنکہ ہزار ہا بار گھر تک پہنچ چکے اگر بہ ہمت فرمائیں گے ان شاء اللہ العزیز وہ جواب باصواب پائیں گے جس انوار باہرہ ولمعات قاہرہ کے حضور باطل کی آنکھیں جھپکیں اور اس کی سہانی روشنیوں دلکشا تجلیوں سے حق وصواب کے نورانی چہرے دیکھیں وباللہ التوفیق وہو المعین۔

والحمد للہ رب العلمین والصلٰوۃ والسلام علٰی سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین آمین آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ الحمد للہ کہ یہ رسالہ آخر محرم ۱۳۰۷ھ سے دو جلسوں میں تمام ہوا واللہ سبحنہ وتعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم